سوال

(366)چھ رکعتوں میں آمین بلند آواز سے اور گیارہ رکعتوں میں آہستہ آواز کی دلیل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مقتدیوں کا امام کے پیچھے چھ رکعتوں میں آمین با آواز بلند کہنا اور گیارہ رکعتوں میں آہستہ آواز سے کہنا کس حدیث میں آیا ہے، وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ترمذی میں حدیث ہے:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ، وَقَالَ آمِينَ، وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ

''وائل بن حجر سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ''غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے آمین کہی۔ (ترمذی، الصلاة، باب ماجاء فی التامین، ابوداؤد، الصلاة، باب التامین وراء الامام) ترمذی نے حسن جبکہ ابن حجر اور دار قطنی نے صحیح کہا ہے۔''

اور معلوم ہے کہ سماع وسننا جہری چیز کا ہی ہوتا ہے اور صحیح سنن ابن ماجہ میں ہے:

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلاَمِ، وَالتَّأْمِينِ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس قدر یہودی سلام اور آمین سے چڑتے ہیں۔ اتنا کسی اور چیز سے نہیں چڑتے۔ ''پس تم کثرت سے آمین کہنا۔ اسے امام ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔''

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: «إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا»

''جب قاری آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔''

توان تینوں حدیثوں کو ملانے سے مقتدیوں کا امام کے پیچھے چھ رکعتوں میں آمین بآواز بلند کہنا ثابت ہوا۔ باقی گیارہ رکعات میں ذکر ودعاء میں اصول قرآنی پر عمل کرتے ہوئے آمین سراً

وخفیۃً ہوگی۔

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1